اپنے رب کے فرمانبردار بنو

(فرمودہ ۶-مارچ ۱۹۱۴ء بمقام قادیان)

تشہد' تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے سورۃ بقرہ کے رکوع سوم کی پہلی چند آیات پڑھ کر فرمایا:-

پچھلے دو رکوع میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کی غرض اور اس کی ضرورت اور قرآن کا دعویٰ بتلایا ہے اور یہ بھی بتلایا ہے کہ جو لوگ اس کے احکام پر عمل کریں گے ان کو ان کے اجر ملیں گے اور ان کو انعام دیا جائے گا- اور جو لوگ انکار کریں گے اور اس کے احکام پر عمل نہ کریں گے ان کو سزادی جاوے گی اور انہیں عذاب ہوگا- اور ایک فرقہ جس کے افراد ہمت سے کام نہیں لیتے اور وہ نفاق سے کام لیتے ہیں' ان کو بھی کفار کے ساتھ شامل کیا ہے- وہ بظاہر اپنے آپ کو کفار سے الگ بتلاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو کفار کے ساتھ شامل کیا ہے- اب جبکہ بظاہر تین قسم کے گروہ ہوگئے تو اللہ تعالیٰ بتلا تا ہے کہ تم کو کونسا طریق اختیار کرنا چاہیئے-

انسان کو کسی نہ کسی کی عبادت کرنی ضروری ہوتی ہے- انسان کو ضرور کسی کی اطاعت کرنی پڑتی ہے- دنیا میں کوئی ایسا نہ ملے گا جو کسی نہ کسی کی اطاعت میں نہ ہو- بچپن میں آدمی اپنے والدین کی اطاعت کرتا ہے اگر ان کی اطاعت نہ کرے تو اس کی تربیت اچھی نہیں ہوگی- اور جوانی میں استاد کی اطاعت کرنی ہوتی ہے- اس طرح بڑے ہو کر آدمی کو حکومت کی فرمانبرداری کرنی پڑتی ہے- اگر حکومت کی اطاعت نہ کی جائے گی تو آدمی عمدہ شہری نہیں

ہو سکتا- علاوہ ازیں انسان کو اپنے نفس کی اطاعت کرنی پڑتی ہے اور دوستوں کی اور بیوی بچوں کی- بعض دفعہ بچے ایک بات کرنے کیلئے کہتے ہیں اگرچہ اس کے کرنے کو جی نہ چاہے مگر مجبوراً انسان کو ایسا کرنا پڑتا ہے- بھائیوں کی بھی بات ماننی پڑتی ہے- جب یہ بات ہے کہ انسان کو کسی نہ کسی کی اطاعت ضرور کرنی پڑتی ہے تو بہتر یہی ہے کہ انسان اعلیٰ ہستی کی فرمانبرداری کرے- اور جب کسی نہ کسی کی خدمت کرنی ضروری ہو تو یہی چاہیئے کہ انسان اعلیٰ درجے کے آقا کی خدمت کرے اور ایک اعلیٰ ہستی کے فرمانبردار بنیں یَآ اَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمْ [1] فرمانبردار بنو- فرمانبرداری تو ہر ایک انسان کرلیتاہے- یہاں بتلایا ہے کہ تم اس کے فرمانبردار بنو جو تمہارا رب ہے- وہ محسن ہے اس نے تمہیں پیدا کیاہے' وہ صرف کسی تھوڑی دیر کیلئے تمہارا رب نہیں ہے بلکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے' اس وقت سے لے کر ہروقت وہ تمہاری پرورش کرتاہے- پھر وہ رب بھی کیسا ہے رَبَّکُمْ تمہارا رب ہے- انسان ایسے آقا کو اختیار کرنے کی کوشش کرتاہے جو انعام دینے کی بھی طاقت رکھتاہو- اس لئے فرمایا کہ ربّ کی اطاعت کرو وہ تمہیں دے گا- جسے طاقت ہی نہ ہو اور جس کے پاس ہو ہی نہیں اس نے دینا کیا ہے- اس کے پاس سب کچھ ہے- وہ ربّ ہے' ربّ بھی تمہارا ربّ-

عموماً محسن جو ہوتے ہیں وہ ساری دنیا پر تو احسان نہیں کرتے- صرف کسی ایک پر احسان کرتے ہیں تو بھی انہیں محسن سمجھا جاتاہے- لیکن اللہ صرف زید وبکر کا ہی محسن نہیں ہے وہ تمہارا سب کا محسن ہے اور تم سب کا رب ہے- اور وہ ہروقت تمہاری ربوبیت کرتاہے- پھر بعض محسن ہوتے ہیں کہ ان کا احسان صرف ایک محدود وقت تک محدود ہوتاہے لیکن اللہ تعالیٰ کا احسان کسی خاص وقت تک محدود نہیں ہوتا-اس کا احسان جب سے تم کواس نے پیدا کیا ہے اس وقت سے تم پر ہے اور جب سے تمہارا وجود ہے تب سے اس کا احسان تم پر ہے- اس لئے تمہیں چاہیئے کہ اس کی فرمانبرداری کرو- پھر بعض لوگوں کا تعلق صرف ہماری ذات سے ہوتاہے- اللہ تعالیٰ کا تعلق صرف ہم سے ہی نہیں ہے- اس نے ہمارے باپ دادا کو بھی پیدا کیا ہے اور وہ ان کا بھی محسن ہے اور ہمارا بھی وہ محسن ہے- وہ ہمارا آقا ہے اور وہ ہمارا مہربان بھی ہے' وہ بادشاہ ہے وہ کسی کامحکوم نہیں ہے بلکہ وہ حاکم ہے حکومت کرتاہے- وہ محسن ہے چندروز سے نہیں بلکہ جب سے تم پیداہوئے تب سے ہے- پھر صرف تمہارا ہی وہ محسن نہیں ہے بلکہ تمہارے آباء واجداد کا بھی محسن ہے-

اب یہاں تمام دروازے دوسرے معبودوں کے بند کردیئے ہیں- کوئی عُذر ایسا باقی نہیں رہنے دیا جس سے کوئی دوسرے کی طرف جاسکے- اگر کوئی کسی کی اطاعت کرتا ہے تو اس لئے کہ اس کو فائدہ ہو توبتلایا کہ تم اللہ کی اطاعت کرو گے تو وہ یونہی ضائع نہیں جائے گی بلکہ تمہیں اجر ملے گا- لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ- تم بچ جاؤ گے' یہی ایک طریق ہے جس سے تم بچ سکتے ہو- جب تم اپنے رب کے فرمانبردار ہوگے تو تم تباہ نہیں ہوسکتے- یہاں بہت ہی لطیف پیرائے میں سمجھایا ہے اور بتلایا ہے کہ اگر تم نجات چاہتے ہو تواس کا طریق یہی ہے کہ تم رب کے فرمانبردار بن جاؤ- اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عنایت فرمائے کہ ہم اس کی فرمانبرداری کریں- اور تقویٰ حاصل کرنے کی طاقت ملے اور ہماری سب کوتاہیاں معاف فرماوے-

(الفضل ۱۱-مارچ ۱۹۱۴ء)

---

۱ البقرۃ:۲۲